روز غدیر کی مناسبت سے

# واقعہ غدیر کا استناد

رضا عباس علوی

واقعہ غدیر کو تاریخی طور پر بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ خلافت وامامت کے بنیادی مسئلہ سے متعلق ہے۔

واقعہ غدیر یہ ہے: سنہ ۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ کیوں کہ مشہور ہوگیا تھا کہ آپ کا آخری حج ہے، مہاجرین وانصار کی کثیر تعداد آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ بروز شنبہ، جب ماہ ذی قعد کی پانچ یا چھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں مدینے سے مکے کی طرف نکلے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۲۵)

اعمال حج پورے کر کے مدینہ کی طرف مراجعت کے وقت جب جحفہ غدیر خم پہنچے تو آپ نے توقف فرمایا: اس مقام پر مدینہ، عراق اور مصر کے راستے الگ ہوتے ہیں۔ یہ پنجشنبہ ۱۸ ذی الحجہ کا دن تھا، یہاں یہ آیت نازل ہوئی: یا ایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک؛ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو آگے بڑھ گئے ہیں وہ واپس آجائیں اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کا انتظار کیا جائے اس کے بعد آپؐ پالاں شتر کے ممبر پر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”ساری حمد اللہ کے لئے ہے ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی کے اوپر توکل کرتے ہیں ہم خدا کی طرف اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کے برے نتائج سے پناہ مانگتے ہیں“ اس کے بعد آپ نے حمد وثنا کے بہت سے کلمات ادا کئے پھر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ”لوگو! مومنوں کی جانوں پر ان سے زیادہ تصرف کا حق کون رکھتا ہے؟ ان لوگوں نے کہا۔“ اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے نفس پر ہم لوگوں سے زیادہ تصرف حاصل ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں، میں ان کی جانوں پر ان سے کہیں زیادہ حق رکھتا ہوں۔“ اس کے بعد حضور نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا۔ اور انہیں بلند کیا یہاں تک ان کی دونوں بغلوں کی سفیدی نمودار ہوگئی اور امام احمد بن حنبل کے لفظوں میں چار مرتبہ اس کے بعد فرمایا: ” اے خدا تو دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے، اور دشمن رکھ اسے جو اسے

دشمن رکھے، تو پسند رکھ اس کو جو اسے پسند رکھے اور پھیر دے حق اس طرف جدھر یہ پھرے خبردار ! یہ پیغام حاضرین کو غائبین تک پہنچانا چاہیے۔"

لوگ ابھی منتشر بھی نہ ہونے پائے تھے کہ جبرئیل امین وحی لے کر نازل ہوئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی" اکملت لکم دینکم الخ" یعنی" آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو پورا کردیا۔ اور دین اسلام سے راضی ہوگیا، اس تقریب کے بعد لوگ حضرت علیؑ کو مبارک باد دینے لگے جن میں سے ہر ایک کے الفاظ یہ تھے" مبارک ہو اے پسر ابی طالب آج تو آپ تمام مومن و مومنات کے مولا ہوگئے۔"

## واقعہ غدیر کی اہمیت:

فلسفہ ہدایت کے لحاظ سے، واقعہ غدیر تسلسل ہدایت ربانی کی علامت ہے، ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کا دور رسالت تا قیام قیامت ہے۔ لیکن آپ کی ظاہری مدت تبلیغ وارشاد تنہا ۲۳ سال رہی ہے، غدیر وہ موقع تھا جب پیغمبر نے تسلسل ہدایت ربانی کا تعارف فرمایا۔ یہ نکتہ پیش نظر رہے تو سمجھ میں آجاتا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ" آج میں نے تم لوگوں کے لئے دین کو کامل کردیا۔ کلامی نقطہ نظر سے جانشینی رسول کا فیصلہ غدیر میں ہوا۔ خلافت وامامت کی بحث میں واقعہ غدیر کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

## فلسفہ غدیر:

آیت الیوم اکملت...کا اعلان اس بنا پر نہیں ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہوچکے تھے ۔ احکام کا تعلق تو شریعت سے ہے۔ جس کا اعلان ہوچکا ہے کہ رسولؐ کے بعد قائم ودائم رہے گی۔ چونکہ حضور ختمی مرتبت کی نبوت تمام عالم انسانیت اور روز قیامت تک کے لئے جاری ہے لہذا غدیر اسی الٰہی کا روان ہدایت کے دوام کا نام ہے جس کی ابتداء حضرت آدم ابو البشر سے ہوئی۔ حضور ختمی مرتبت کی نبوت دوسرے نبیوں کی طرح منسوخ ہونے یا کسی ایک خطہ ارض میں محدود ہونے والی نہیں ہے۔ اس شریعت کا قیام قیامت تک ہے جس کا لازمہ یہ ہے کہ حضور کی آنکھ بند ہونے کے بعد بھی فیض ہدایت جاری رہے، اسی لئے آپ نے اپنے وصال سے پہلے اس سرچشمہ ہدایت وقیادت کی

جانب نشاندہی کی جو آپ کے بعد امت کے لئے ایک مشعل راہ کا کام کرے۔ امامت نظام الٰہی کی حفاظت بھی ہے اور امت اسلام کی قیادت بھی۔ امامت رسالت کے مشن کی بقا اور پیغام الٰہی کے دوام کا نام ہے۔ عالم انسانیت کو ہمیشہ ایک ہادی اور رہبر کی ضرورت ہوتی ہے ۔حضور اکرمؐ نے احکام شریعت با تمام وکمال امت تک پہنچا دیئے مگر اس قانون شریعت کی حفاظت ،قرآن کی تفسیر وتاویل ، اور معاشرے کی پاکیزہ قیادت ، یہ وہ چیزیں ہیں جن کی ضرورت انسانیت کو رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد بھی محسوس ہوتی تھی۔ لہٰذا نبوت تو احکام الٰہی کے پہنچا دینے کے بعد تمام ہوگئی مگر ایک مستقل سرچشمہ ہدایت کے طور پر امامت معاشرے کی قیادت کی ذمہ دار رہی۔

## واقعہ غدیر کا استناد:

واقعہ غدیر ان تاریخی واقعات میں سے ایک ہے جس کو ، مورخین ، مفسرین، محدثین ، ہر دور میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ عباسی دور کے مورخین نے ، جن میں دینوری ابن اسحاق وغیرہ شامل ہیں واقعہ غدیر کو، نقل کیا ہے۔ تاریخ طبری میں اس کا ذکر نہیں مگر علامہ طبری نے اپنی ایک دوسری تصنیف میں اس کو نقل کیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اموی اور عباسی دونوں ہی خاندانوں کا اقتدار، اس واقعہ کو تسلیم کرنے سے متزلزل ہوجاتا ہے، جس دور میں بالای منبر امیر المومنین پر سب وشتم ہورہی ہو؟ اسر میں اس کی توقع کہ درباری مورخین واقعہ غدیر کو نقل کریں باطل ہے ۔مگر دوسرے منابع اور مآخذ میں واقعہ غدیر کا ذکر اتنا ہوا ہے کہ اس سے انکار ممکن ہی نہیں۔ عراق کے عظیم محقق علامہ امینی نے ''الغدیر'' کے عنوان سے بیس جلد سے زیادہ حوالے نقل کردئے ہیں۔

اصحاب پیغمبر میں سے مندرجہ ذیل اصحاب نے حدیث غدیر کو نقل کیا ہے۔

(۱) عباس ابن عبد المطلب : ۳۲ھ میں وفات پائی، ابن عقدہ نے ان سے حدیث غدیر کی روایت کی ہے اور جزری نے'' اسنی المطالب'' ص ۳، میں ان کو راویان حدیث غدیر میں شمار کیا ہے۔

(۲) عبد الرحمٰن ابن عوف: متوفی ۳۱ یا ۳۲ ہجری ۔ ان سے حدیث غدیر کی روایت ابن عقدہ نے بسند خود'' حدیث الولایہ'' میں اور منصور رازی نے'' کتاب الغدیر'' میں کی ہے۔ جزری نے ان کو'' اسنی المطالب'' میں ص ۳ میں راویان حدیث غدیر میں شمار کیا ہے۔

(۳) عائشہ بنت ابی بکر زوجہ رسول خداؐ: ان سے حدیث غدیر کی روایت عقدہ سےؔ '' حدیث الولایہ'' میں کی ہے۔
(۴) طلحہ ابن عبید اللہ: انہوں نے جمل کے دن امیر المومنین کے حق میں حدیث غدیر کی شہادت دی ہے اور مندرجہ ذیل علماء نے ان سے حدیث غدیر کی روایت کی ہے:
مسعودی نے معروج الذھب ج ۲، ص ۱۱ میں
حاکم نے '' مستدرک'' ج ۳، ص ۱۷۱ میں
خوارزمی نے '' مناقب'' ص ۱۱۲ میں
ابن حجر نے '' تہذیب التہذیب'' ج ا ص ۳۹۱ میں بہ نقل حافظ نسائی متقی ہندی نے '' کنزل العمال'' ج ٦ ص ۸۳ میں بہ نقل حافظ ابن عساکر
(۵) سلمان فارسی: متوفی ۳٦ یا ۳۷ ہجری۔ ان سے حدیث غدیر کی روایت جعابی نے نیز اور حموی شافعی نے '' فرائد السمطین '' کے باب ۵۸ میں کی ہے۔
(٦) سعد ابن ابی وقاص: متوفی ۵۵ ہجری۔ نسائی نے '' خصائص'' ص ۳ میں سعد سے حدیث غدیر کو نقل کیا ہے۔
(۷) زبیر ابن العلوام: ان سے حدیث غدیر کی روایت ابن عقدہ نے '' کتاب الولایہ'' میں جعابی نے '' اور جزری نے '' اسنی المطالب'' ص ۳ میں کی ہے۔
(۸) خزیمہ ابن ثابت ذوشہادتین: ۳۷ ہجری میں صفین کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ابن اثیر نے '' اسد الغابہ'' ج ۳، ص ۳۷ میں خزیمہ ابن ثابت کی حدیث غدیر کی گواہی نقل کی ہے قاضی نے '' تاریخ آل محمدؐ'' ص ٦۷ میں خزیمہ کو ان صحابیوں میں شمار کیا ہے جو حدیث غدیر کے راوی ہیں۔
(۹) ابو ذر غفاری: متوفی ۱۳ ہجری۔ ابن عقدہ جعابی اور شمس الدین جزری نے انہیں راویان حدیث غدیر میں شمار کیا ہے۔ ان کے علاوہ جن صحابہ نے مختلف مواقع پر حدیث غدیر کو نقل کیا ہے ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: جیب ابن بدل، حذیفہ ابن یمان، حسان ابن ثابت ابوایوب انصاری، خالد ابن ولید، زید ابن ارقم، زید ابن ثابت، زید ابن عبد اللہ انصاری وغیرہ۔
ائمہ تاریخ میں سے مندرجہ ذیل مورخین نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے:

'بلاذری' متوفی ۲۷۹ھ نے'' انساب الاشراف'' میں
ابن قتیبہ' متوفی ۲۷۶ ھ نے'' المعارف'' اور'' الامامہ والسیاسۃ'' میں ( ج ص ۲۹۱) طبری متوفی ۳۱۰ ھ نے کتاب 'مفرد' میں
خطیب بغدادی ،متوفی ۴۶۳ نے اپنی'' تاریخ '' میں (ج ۸ ص ۲۹۰)
ابن عبد البر،متوفی ۴۶۳ ھ نے'' استیعاب'' میں (ج ۲ ص ۴۷۳)
شہرستانی ،متوفی ۵۴۸ھ نے''الملل والنحل'' میں
ابن عساکر،متوفی ۵۷۱ھ نے اپنی'' تاریخ '' میں
یاقوت حموی نے''معجم الادباء'' کی جلد ۱۸ میں
ابن اثیر،متوفی ۶۳۰ ھ نے'' اسد الغابہ'' میں (ج ۵،ص ۶)
ابن ابی الحدید ،متوفی ۶۵۶ھ نے'' شرح نہج البلاغہ'' میں
ابن خلکان ،متوفی ۶۸۱ ھ نے اپنی'' تاریخ '' میں
ابن شیخ بلوی نے'' الف باء'' میں
ابن کثیر شامی ،متوفی ۷۷۴ھ نے''البدایہ والنہایہ'' میں ( ج ۷ ،ص ۳۴۷)
ابن خلدون ،متوفی ۸۰۸ ھ نے اپنی تاریخ کے مقدمے میں
شمس الدین ذہبی نے'' تذکرۃ الحفاظ'' میں
ابن حجر عسقلانی ،متوفی ۸۵۲ھ نے'' الاصابۃ،اورتہذیب التہذیب'' میں (ج ۱،ص ۳۰۵، ج ۱،ص ۱۷۸)
جلال الدین سیوطی ،متوفی ۹۱۰ ھ نے متعدد کتابوں میں
اس کے علاوہ بھی دیگر مورخین نے واقعہ غدیر کو اپنی اپنی تصنیفات میں درج کیا ہے۔
آئمہ احادیث میں سے جنہوں نے واقعہ غدیر کو درج کیا ہے ان کے اسما یہ ہیں۔
امام شافعیہ ،محمد ابن ادریس الشافعی ،متوفی ۲۰۴ ھ نے بروایت ''نہایہ ابن اثیر''
امام حنابلہ، احمد ابن حنبل،متوفی ۲۴۱ھ نے اپنی 'مسند' اور'' مناقب'' میں (ج ۱ ص ۳۴)
ابن ماجہ،متوفی ۲۷۳ نے اپنی 'صحیح' میں (ج ۱ص ۳۰)
ترمذی ،متوفی ۲۷۶ھ نے'' خصائص'' میں (ج ۲ ص ۲۹۸)

نسائی، متوفی ۳۰۳ ھ نے ''خصائص'' میں
ابو یعلی الموصلی، متوفی ۳۰۷ ھ نے 'مسند' میں
بغدی متوفی ۳۱۷ھ نے ''سنن'' میں
حاکم متوفی ۴۰۵ ھ نے ''مستدرک'' میں (ج ۳، ص ۱۳۲)
ذہبی، متوفی ۷۴۸ ھ نے 'تلخیص' میں
طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ نے مشکل الآثار میں (ج ۲، ص ۳۰۷)
محب الدین طبری، متوفی ۶۹۴ ھ ''الریاض النضر ہ اور ذخائر العقبی میں (ج ۲، ص ۲۰۳، ص ۸۷)
جزری، متوفی ۸۲۰ ھ نے '' اسنی المطالب'' میں (ص ۳)
متقی ہندی، متوفی ۹۷۵ ھ نے ''کنزالعمال '' میں (ج ۶ ص ۱۵۳)
ہروی قادری، متوفی ۱۰۱۴ ھ نے '' مرقاۃ شرح مشکوۃ'' میں

## واقعہ غدیر تفاسیر قرآن میں:

ائمہ تفسیر میں سے مندرجہ ذیل مفسرین نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے:
طبری، متوفی ۳۱۰ھ نے اپنی ''تفسیر' میں
ثعلبی، متوفی ۴۲۷ نے اپنی ''تفسیر' میں
واحدی، متوفی ۴۶۸ نے '' اسباب النزول'' میں
قرطبی، متوفی ۵۶۷ ھ نے اپنی تفسیر میں
فخر الدین رازی، متوفی ۶۰۶ ھ نے ''تفسیر کبیر'' میں
ابن کثیر شامی، متوفی قرن ہشتم نے اپنی تفسیر میں
جلال الدین سیوطی نے اپنی ''تفسیر'' میں
آلوسی بغدادی، متوفی ۱۲۷۰ھ نے اپنی ''تفسیر'' میں
اس طرح، تاریخی اور تحقیقی طور پر کوئی محقق واقعہ غدیر کے اعتبار سے انکار نہیں کرسکتا۔

☆☆☆☆